اشاعت خاص

بسلسلۂ جشن دو صد سالہ حضور شمس مارہرہ

آدابُ السّالکین

تصنیف

شمس مارہرہ حضرت سیدنا شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی

قدس سرہٗ

ترجمہ وتقدیم

امین ملت حضرت سید شاہ امین میاں قادری برکاتی

ترتیب وتصحیح

ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی بدایونی

سلسلۂ مطبوعات 105

کتاب: آداب السالکین
مؤلف: شمس مارہرہ حضرت سیدنا شاہ آل احمد اچھے میاں
ترجمہ: امین ملت حضرت سید محمد امین میاں قادری
طبع اول از تاج الفحول اکیڈمی: محرم ۱۴۳۵ھ/نومبر ۲۰۱۳ء

Publisher
TAJUL FUHOOL ACADEMY
(A Unit of Qadri Majeedi Trust)
Madrsa Alia Qadria, Maulvi Mohalla, Budaun-243601 (U.P.) India
Mob.: +91-9897503199, +91-9358563720
E-Mail: qadrimajeeditrust@gmail.com, Website: www.qadri.in

Distributor
Maktaba Jam-e-Noor
422, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6
Phone : 011-23281418
Mob. : 0091-9313783691

Distributor
New Khwaja Book Depot.
Matia Mahal,
Jama Masjid, Delhi-6
Mob. : 0091-9313086318

انتساب

والدمحترم حضرت سید مصطفیٰ حیدرحسن قادری برکاتی
سجادہ نشین درگاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ ضلع ایٹہ

اور

شارح بخاری حضرت علامہ الحاج مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی برکاتی
شیخ الافتادارالعلوم اشرفیہ مبارکپور

کی نذر

تمہیں غمزوں میں آساں ہے معانی کا ادا کرنا
مجھے لفظوں میں مشکل ہے بیانِ مدعا کرنا

فہرست مشمولات

ابتدائیہ

۲۸؍رمضان المبارک سنہ ۱۲۶۰ھ کو اسد العارفین سیدنا شاہ حمزہ عینی مارہروی کے گھر ایک فرزند کی ولادت ہوئی۔ اِس فرزند کا نام آل احمد، کنیت ابو الفضل، لقب شمس الدین اور عرفیت اچھے میاں قرار پائی۔

’آل احمد‘ نام کا یہ اثر ظاہر ہوا کہ جناب احمدِ مجتبیٰ ﷺ کے سچے متبع اور نائب ہوئے۔’ابو الفضل‘ کنیت نے یہ رنگ دکھایا کہ فضل وکرامت اور فضیلت و بزرگی حاصل بھی کی اور خیرات میں تقسیم بھی کرتے رہے۔’شمس الدین‘ لقب ایسا راس آیا کہ دین و مذہب، شریعت وطریقت اور ولایت وکرامت کے آفتاب عالم تاب بن کر چار دانگ عالم میں خود بھی چمکے اور دوسروں کو بھی چمکا دیا۔’اچھے میاں‘ عرفیت کا کمال دیکھیے کہ اپنے زمانے کے اچھے اچھوں سے اچھے ہوئے اور برے سے برے کو بھی ایک جنبش ابرو میں اچھوں سے اچھا بنا دیا۔

آپ کے پردادا امام سلسلہ برکاتیہ صاحب البرکات حضرت سیدنا شاہ برکت اللہ مارہروی قدس سرہٗ نے آپ کی پیدائش سے ایک زمانہ قبل آپ کی ولادت کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ’’ یہ بچہ فخر خاندان ہوگا اور اس کے ذریعے ہمارے خاندان کی عظمت و شوکت دوبالا ہوگی‘‘۔اس بشارت کا ظہور اس طور پر ہوا کہ یہ بچہ بڑا ہو کر فخر خاندان، شمس مارہرہ اور مظہر غوث اعظم بنا۔

اِس بشارت کے ظہور کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ سلسلۂ برکاتیہ کی تمام شاخیں آپ پر جا کر ضم ہو جاتی ہیں۔خواہ وہ حضور آل برکات ستھرے میاں کے شہزادگان وخلفا ہوں، خواہ حضور خاتم الاکابر کے مریدین وخلفا ہوں، خواہ حضرت شاہ عین الحق عبد المجید بدایونی کے مریدین وخلفا کا سلسلہ ہو۔حضور شمس مارہرہ کی ذات ایک ایسا نقطہ اتحاد ہیں جہاں آ کر تمام خطوط مل جاتے ہیں۔

۱۷؍ربیع الاول سنہ ۱۲۳۵ھ میں حضرت شمس مارہرہ کا وصال ہوا۔رواں سال ۱۴۳۵ھ میں آپ کے وصال کو دو سو سال مکمل ہونے جا رہے ہیں۔حضرت اقدس الشیخ عبد الحمید محمد سالم قادری (زیب سجادہ خانقاہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف) نے فرمایا کہ حضور شمس مارہرہ نے بدایوں کو اپنی جاگیر فرمایا ہے اور حضور شاہ عین الحق عبد المجید بدایونی آپ کے خادم خاص، محرم اسرار،

خزینہ دار اور احب الخلفا تھے اس لیے اہل بدایوں عموماً اور خصوصاً خادمان خانقاہ قادریہ مجیدیہ کا حق ہے کہ وہ اِس موقع پر حضور شمس مارہرہ کی بارگاہ میں خراج عقیدت ومحبت پیش کریں۔

حضرت اقدس کے حکم پر 'جشن دوصد سالہ' منانے کے لیے طے کیا گیا کہ اِس سال عرس قادری (بدایوں شریف) میں آخری شب منعقد ہونے والے جلسے کو 'شمس مارہرہ کانفرنس' کے عنوان سے منعقد کیا جائے۔ اِس جشن کو بامقصد اور یادگار بنانے کے لیے تاج الفحول اکیڈمی نے ایک اشاعتی منصوبہ ترتیب دیا جس کے تحت حضور شمس مارہرہ سے متعلق ۳ر کتابیں منظر عام پر لائی جارہی ہیں:

(۱) **آداب السالکین**: تصنیف حضور شمس مارہرہ۔ ترجمہ وتقدیم: امین ملت حضرت سید شاہ امین میاں قادری مدظلہ (زیب سجادہ خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ شریف)

(۲) **برکات مارہرہ**: تصنیف مولوی طفیل احمد متولی بدایونی

(۳) **تذکرۂ شمس مارہرہ**: ترتیب اسید الحق قادری

ان شاء اللہ ان تینوں کتابوں کا اجرا ۱۷ر محرم ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۲ر نومبر ۲۰۱۳ء کو درگاہ قادریہ مجیدیہ بدایوں شریف میں 'شمس مارہرہ کانفرنس' کے مبارک موقع پر علما و مشائخ کے ہاتھوں عمل میں آئے گا۔ یہ کتابیں صاحبِ جشن کی بارگاہ میں بہترین خراج عقیدت بھی ہیں اور جشن میں شرکت کرنے والے اہل عقیدت ومحبت کے لیے بہترین تحفہ بھی۔

مَیں حضرت امین ملت مدظلہ کی اس کرم فرمائی پر سراپا سپاس ہوں کہ آپ نے دعاؤں کے ساتھ تاج الفحول اکیڈمی کو زیر نظر رسالے 'آداب السالکین' کی اشاعت جدید کی اجازت مرحمت فرمائی۔ برادرم ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی بدایونی کا ممنون ہوں جنہوں نے اِس رسالے کی ترتیب جدید اور تصحیح کی ذمہ داری لے کر میرا کام آسان کر دیا۔ رب قدیر ومقتدر جزائے خیر عطا فرمائے۔

اسید الحق قادری بدایونی
خانقاہ قادریہ بدایوں

۲۴ر ذوالحجہ ۱۴۳۴ھ
۳۰ر اکتوبر ۲۰۱۳ھ

عرض مرتب

انتہائی مسرت کی بات ہے کہ خانقاہ قادریہ بدایوں شریف کے زیر اہتمام اس سال عرس قادری میں شمس مارہرہ حضور شمس الدین آل احمد اچھے میاں مارہروی قدس سرہٗ کے دوسالہ یوم وصال کی مناسبت سے 'شمس مارہرہ کانفرنس' کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ بدایوں اور بالخصوص حضرت شاہ عین الحق عبدالمجید قادری آل احمدی قدس سرہٗ کے ساتھ حضور اچھے میاں قدس سرہٗ کی جو خاص عنایات اور نوازشات تھیں اس کے پیش نظر خانوادۂ برکاتیہ کے بعد یہ جشن منانے کا سب سے زیادہ حق اہل بدایوں اور خانقاہ قادریہ کو تھا، گویا حق بحق دار رسید۔

اس جشن کو یادگار بنانے کے لیے تاج الفحول اکیڈمی نے جن تین کتابوں کی اشاعت کا منصوبہ بنایا ہے اُن میں زیر نظر رسالہ اس معنی کر بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ یہ خود صاحبِ جشن حضور شمس مارہرہ کی تالیف ہے، اس کی اہمیت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کا ترجمہ ومقدمہ صاحب سجادۂ خانقاہ برکاتیہ حضور امین ملت مدظلہ کی کاوش فکر وقلم کا نتیجہ ہے۔

رسالہ 'آداب السالکین' راہ سلوک اور ذکر و اشغال پر ایک مختصر مگر جامع رسالہ ہے، اس رسالے کو سب سے پہلی مرتبہ تاج العلما سید شاہ اولاد رسول محمد میاں قادری مارہروی قدس سرہٗ نے ترجمہ کر کے مطبع ادبی لکھنؤ سے ۱۹۳۵ء میں شائع کروایا۔ حضرت تاج العلما نے ترجمے کے ساتھ اصل فارسی متن بھی شائع کیا تھا۔ رسالے کا دوسرا ایڈیشن اراکین بزم قاسمی برکاتی کانپور کے زیرِ اہتمام شائع ہوا، اس ایڈیشن میں صرف ترجمہ شائع کیا گیا، متن شامل اشاعت نہیں کیا گیا۔

امین ملت حضرت سید شاہ محمد امین میاں قادری برکاتی (زیب سجادہ خانقاہ قادریہ برکاتیہ، مارہرہ شریف) نے ۱۹۸۷ء میں از سر نو اس کا ترجمہ کیا اور اس پر مقدمہ تحریر فرمایا۔ آپ کے گراں قدر مقدمے اور ترجمے کے ساتھ یہ رسالہ برکاتی پبلشرز کراچی نے ۱۹۸۸ء میں شائع کیا۔

یہ رسالہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلا باب اُن آداب کے بیان پر مشتمل ہے کہ اگر سالک مرشد کی موجودگی میں اپنی عقل کے مطابق ان پر عمل کرتا رہے تو اس کی صلاحیت میں اضافہ ہو۔ اس باب میں ۱۲/آداب کا بیان

ہے۔

دوسرا باب ذکر کی ترتیب کے بیان میں ہے، اس میں آپ نے ذکر نفی واثبات کا طریقہ اور تعداد بیان فرمائی ہے۔

تیسرا باب دفع خطرات کے طریقوں کے بیان پر مشتمل ہے، جب سالک ذکر و شغل کرتا ہے تو اس کے قلب پر وسوسے اور خطرات گزرتے ہیں اور یہ وسوسے حضوریٔ قلب میں مانع ہوتے ہیں، ان کو دفع کرنے کے طریقے ذکر کیے گئے ہیں۔

رسالے کی یہ اشاعت جدید برکاتی پبلشرز کراچی والے نسخے کے مطابق کی جارہی ہے، اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے، سوائے اس کے کہ کراچی والی اشاعت میں متن میں نمبر ڈال کر حواشی رسالے کے آخر میں درج کیے گئے تھے، اس جدید اشاعت میں نمبر ڈال کر صفحے کے نیچے ہی حواشی درج کر دیے گئے ہیں۔ رسالے کا انتساب جن دو شخصیات کی جانب کیا گیا تھا زیر نظر اشاعت میں اس کو بھی باقی رکھا جا رہا ہے۔

مَیں خانقاہ قادریہ بدایوں شریف کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اس نے حضور شمس مارہرہ کی بارگاہ میں شایان شان انداز میں خراج عقیدت پیش کر کے اپنی مضبوط نسبت ارادت وعقیدت کا ثبوت دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ خانقاہ برکاتیہ اور خانقاہ قادریہ بدایوں شریف کو شاد آباد رکھے اور حضور شمس مارہرہ کا فیض یوں ہی جاری وساری رہے۔ آمین

احمد مجتبیٰ صدیقی بدایونی
علی گڑھ

۱۴ر ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ
۲۰ر اکتوبر ۲۰۱۳ھ

پیش لفظ

بہت سی مادّی آسائشوں کے باوجود دنیا والے بے چینی اور پریشانی کا شکار ہیں۔ انسان اس سکون کی تلاش میں دردر بھٹک رہا ہے جو اس کی بے چینی کا خاتمہ کر دے مگر اسے وہ سکون حاصل نہیں ہوتا۔

اس سکون کے حصول کے لیے تصوف کی پناہ میں آنا ضروری ہے۔ صوفیائے کرام کی علمی اور ادبی خدمات کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے۔ عربی، فارسی کے علاوہ اُردو میں بھی تصوف اور اس سے متعلق موضوعات پر کتابیں لکھی گئیں۔ اہل علم حضرات نے فارسی اور عربی کی کتابوں کو اردو میں منتقل کر کے تصوف کو عام کرنے کی کوشش کی اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

ہندوستان کے مشہور و معروف قادری برکاتی سلسلے کے مشائخ عظام نے بھی بہت سی کتابیں تحریر کیں جو ہمارے لیے مشعل راہ ثابت ہوسکتی ہیں۔

مَیں نے کئی سال قبل ان کتابوں کو قارئین تک پہنچانے کا ارادہ کیا تھا۔ مولیٰ عز و جل کا فضل عظیم ہے کہ مَیں اپنے ارادے کی تکمیل میں ترقی کی راہ پر گامزن ہوں۔ اس سلسلے میں شاہ برکت اللہ کے علمی کارناموں پر ایک مختصر کتاب شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد نور العارفین حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ کی معرکۃ الآرا تصنیف 'سراج العوارف فی الوصایا والمعارف' کا اُردو ترجمہ بھی قارئین کے سامنے آچکا ہے۔ اب قطب زماں قبلۂ جسم و جاں نائب غوث الوریٰ شمس الدین ابوالفضل آل احمد اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف '**آداب السالکین**' کا ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ میرا منصوبہ ہے کہ خاندان برکات کے دیگر بزرگوں کی تصانیف آپ تک پہنچاؤں، خداوند کریم مجھے اس منصوبے میں کامیابی عطا فرمائے۔

بزمِ قاسمی برکاتی کا شکر گزار ہوں کہ اس نے طباعت اور اشاعت کی ذمہ داری اپنے سر

لی۔اپنے والد ماجد استاذ محترم ڈاکٹر نورالحسن نقوی شعبۂ اُردو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور برادر نسبتی سید عارف علی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کا تعاون شامل رہا۔ برادر طریقت مولانا نظام الدین صاحب (شیخ الحدیث دارالعلوم تنویرالاسلام، امرڈوبھا ضلع بستی) کا شکریہ ادا کر کے مَیں ان کے خلوص کو ٹھیس نہیں پہنچاؤں گا۔

حضرات انبیائے کرام و مرسلین عظام اور ملائکہ کو چھوڑ کر ہر شخص سے غلطی کا امکان ہے، مجھ سے بھی غلطیاں ہوئی ہوں گی۔ قارئین سے التماس ہے کہ وہ مجھے میری غلطیوں کی اطلاع دیں۔

اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی شان اقدس میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔

بَلَغ العُلی بِکمالِہٖ — کَشَفَ الدُّجی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ — صَلُّوا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

۱۲؍ربیع الاول ۱۴۰۸ھ — سید محمد امین
۵؍نومبر ۱۹۸۷ء — بڑی سرکار، پوسٹ مارہرہ،
ایٹہ (یوپی)

☆☆☆

مقدمہ

کسی لکھنے والے کو جب ایسی شخصیت کے بارے میں لکھنا ہو جس سے اسے محبت بھی اور عقیدت بھی، ساتھ ساتھ نسبت بھی ہو تو یہ اس کے امتحان کی گھڑی ہوتی ہے کیونکہ اگر وہ اس شخصیت کے بارے میں تفصیل سے لکھے تو قارئین مبالغے کا الزام لگا سکتے ہیں اور اگر لکھنے میں کوتاہی کرے تو خود اس کا ضمیر ملامت کرے۔

مَیں بھی آج اسی کشمکش میں مبتلا ہوں '**آداب السالکین**' کے مصنف سید شاہ آل احمد اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ سے مجھے عقیدت بھی ہے اور محبت بھی۔ اسی کے ساتھ ساتھ ان سے ایسی نسبت ہے جو یہاں سے وہاں تک ہے۔ میں بہت احتیاط سے کام لیتے ہوئے میانہ روی اختیار کرتا ہوں اور حضرتِ والا کے حالات زندگی اور تعلیمات کو احاطۂ تحریر میں لانے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں نسباً زیدی تھے۔ ان کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: سید شاہ آل احمد ابن سید شاہ حمزہ ابن سید آل محمد ابن سید برکت اللہ ابن میر سید اویس ابن میر عبد الجلیل ابن میر عبد الواحد ابن سید ابراہیم ابن سید قطب الدین ابن سید ماہ رو ابن سید بڈھا ابن سید کمال ابن سید قاسم ابن سید حسین ابن سید نصیر ابن سید حسین ابن سید عمر ابن سید محمد صغریٰ جد قبائل سادات بلگرام ابن سید علی ابن سید حسین ابن سید ابو الفرح ثانی ابن سید ابو فراس ابن سید ابو الفرح واسطی جد اعلیٰ جماعت سادات زیدیہ بلگرام و بارہہ وغیرہما ابن سید داؤد ابن سید حسین ابن سید یحییٰ ابن حضرت زید سوم ابن سید عمر ابن سید زید دوم ابن سید علی عراقی ابن سید حسین ابن سید علی ابن سید محمد ابن سید عیسیٰ المعروف بموتم الاشبال ابن حضرت زید شہید ابن امام زین العابدین ابن سیدنا امام

حسین ابن سیدنا مرتضیٰ علی زوج سیدۃ النساء فاطمہ زہرا بنت سید الانبیا محمد مصطفیٰ ﷺ۔

حضور اچھے میاں کے جد اعلیٰ سید علی عراقی بادشاہان وقت کے مظالم سے پریشان ہو کر مدینہ طیبہ سے عراق کے شہر واسطہ تشریف لے آئے (سنا ہے کہ عراق میں یہ شہر حسینیہ کے نام سے اب بھی موجود ہے)۔ان کی اولاد میں سید ابوالفرح واسطی مع چار صاحبزادگان سلطان محمود غزنوی کے زمانے میں واسطہ سے غزنی آ گئے۔ان کے صاحبزادے سید ابوالفراس نے جاجنیر (ہندوستان) میں سکونت اختیار کی۔سید ابوالفراس کی اولاد میں سے میر سید محمد صغریٰ نے سلطان شمس الدین التمش کے حکم سے سری نگر کے راجہ سری پر لشکر کشی کی اور ۶۱۴ھ میں فتح حاصل کرنے کے بعد سری نگر کا نام بلگرام رکھا اور مع اہل وعیال وہیں سکونت اختیار کی۔سلطان التمش نے بلگرام اور آس پاس کی جاگیریں سید محمد صغریٰ کو نذر کر دیں۔

میر سید محمد صغریٰ کی اولاد میں میر سید عبدالواحد بلگرام میں قیام پذیر رہے۔ان کے بڑے صاحبزادے میر سید عبدالجلیل (ولادت ۲۰/رجب ۹۷۲ھ، وصال ۸/صفر ۱۰۵۷ھ) ۱۰۱۷ھ میں بلگرام سے مارہرہ آ گئے۔قانون گوئے وقت چودھری وزیر خان نے ان سے بیعت کی اور قیام کا انتظام کیا۔حضرت والا کا وصال مارہرہ میں ہوا۔

میر عبدالجلیل کے صاحبزادے میر سید اویس کبھی مارہرہ میں رہتے اور کبھی بلگرام چلے جاتے۔۲۰/رجب ۱۰۹۷ھ کو ان کا بلگرام میں وصال ہوا اور مزار پاک بھی وہیں ہے۔میر سید اویس کے بڑے صاحبزادے مخدوم شاہ برکت اللہ کی ولادت ۲۶/جمادی الاخریٰ ۱۰۷۰ھ کو ہوئی۔اپنے والد ماجد کی حیات تک وہ بلگرام میں رہے اور ۱۰۹۷ھ کے بعد مارہرہ تشریف لے آئے اور مستقل سکونت اختیار کر لی۔صاحب البرکات کا وصال ۱۰/محرم الحرام ۱۱۴۲ھ کو مارہرہ میں ہوا اور مارہرہ میں ہی مزار پاک ہے۔آپ امام سلسلۂ برکاتیہ ہیں۔

شاہ برکت اللہ کے بڑے صاحبزادے سید شاہ آل محمد کی ولادت ۱۸/رمضان المبارک ۱۱۱۱ھ کو بلگرام میں ہوئی اور ۱۶/رمضان المبارک ۱۱۶۴ھ کو مارہرہ میں وصال ہوا۔شاہ آل محمد کے بڑے صاحبزادے سید شاہ حمزہ کی ولادت ۱۴/ربیع الآخر ۱۱۳۱ھ کو ہوئی اور ۱۴/محرم الحرام ۱۱۹۸ھ کو مارہرہ میں وصال ہوا۔

'**آداب السالکین**' کے مصنف سید شاہ آل احمد اچھے میاں، سید شاہ حمزہ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ان کی ولادت ۲۸؍رمضان ۱۱۶۰ھ کو ہوئی۔علوم ظاہری کی تعلیم والد ماجد اور دادا سے حاصل کی۔ باطنی علوم کی تکمیل بھی والد اور دادا حضرت نے کرائی۔آپ اپنے والد سے بیعت تھے اور خلافت بھی حاصل تھی۔آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں'خاندان برکات' کے مصنف تاج العلما حضرت شاہ اولا د رسول محمد میاں نے تحریر فرمایا کہ آپ مظہر غوث اعظم تھے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق آپ کے مریدین کی تعداد دولاکھ کے قریب تھی۔حضور اچھے میاں کے خلفا بھی کافی تعداد میں ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر سلسلے کے فروغ میں مصروف تھے۔ان کے مشہور خلفا میں عین الحق مولانا شاہ عبدالمجید عثمانی بدایونی (م۱۲۶۳ھ)، مولوی قاضی امام بخش بدایونی، مولوی غلام غوث شہید، شاہ غلام حسین مرادآبادی اہمیت کے حامل ہیں۔خاندان میں آپ نے اپنے چھوٹے بھائی حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے میاں اور ان کے بڑے صاحبزادے حضور خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی وغیرہ کو خلافت سے نوازا۔

شاہ اچھے میاں کا عقد سیدہ فضل فاطمہ دختر سید غلام علی بلگرامی سے ہوا جن سے ایک صاحبزادی اور ایک صاحبزادے سید آل نبی سائیں صاحب پیدا ہوئے۔ان دونوں کا کم سنی میں انتقال ہوگیا۔

والیانِ فرخ آباد حضور اچھے میاں اور ان کے اجداد کرام کے دیرینہ معتقد تھے، بادشاہ دہلی شاہ عالم نے ۱۱۹۸ھ میں سورت پور، اسلام پور پپلی، رحمت پور بہسورہ بطور جاگیر حضرت والا اور خانقاہ کے اخراجات کے لیے نذر کیے۔

حضور اچھے میاں کے والد ماجد سید شاہ حمزہ نے ایک شاندار کتب خانہ ترتیب دیا تھا جس میں شعر وادب، حکمت، فقہ، تفسیر اور تصوف کے موضوعات پر ہزاروں کتابیں موجود تھیں۔حضور اچھے میاں نے مختلف علوم وفنون میں' آئین احمدی' مرتب فرمائی۔تاج العلما سید شاہ اولاد رسول محمد میاں مارہروی کے مطابق' آئین احمدی' کی چونتیس جلدیں تھیں جن میں بہت سی ضائع ہو گئیں۔چند جلدیں اب بھی مارہرہ کے کتب خانہ میں محفوظ ہیں جن میں سے ایک جلد عقائد وفقہ میں بطور متکلمین اور صوفیا ہے۔چند جلدیں مدرسہ قادریہ بدایوں کے کتب خانہ میں ہیں، ان کے

علاوہ ایک بیاض 'عمل معمول دوازدہ ماہی' ہے جس میں ہر ماہ سے متعلق اعمال واوراد واشغال و اذکار ہیں۔'خاندان برکات' کے مصنف کو حضور اچھے میاں کی ایک مثنوی کا بھی علم ہوا تھا جو تصوف کے موضوع پر تھی اور بدایوں کے ایک صاحب کو حفظ تھی۔ مارہرہ کے کتب خانے میں فارسی کا ایک دیوان ہے جس کی نسبت حضرت تاج العلما سید شاہ محمد میاں کا خیال ہے کہ وہ حضور اچھے میاں کی تصنیف ہے۔

حضور والا کا رسالہ **'آداب السالکین'** جس کا ترجمہ قارئین کی نذر ہے، تصوف اور سلوک پر ایک بہترین تصنیف ہے۔ اس رسالے میں سالک کے لیے ہدایت تحریر ہیں اور اسے دن رات گزارنے کے طریقے تعلیم کیے گئے ہیں۔ **'آداب السالکین'** کا پہلا ایڈیشن ۱۹۳۵ء میں مطبع ادبی لکھنؤ سے تاج العلما سید شاہ اولادرسول محمد میاں قادری برکاتی نے شائع کیا۔ اس ایڈیشن میں فارسی متن اوراس کا اُردو ترجمہ ہے۔ دوسرا ایڈیشن اراکین بزم قاسمی برکاتی کانپور کے زیر اہتمام لیتھو برقی پریس کانپور سے شائع ہوا۔ اس ایڈیشن میں فارسی متن نہیں ہے۔

اس ترجمے کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ زمانے کے ساتھ ساتھ ترجمے کے اصول بھی بدل چکے ہیں اوراس ترجمے کو سمجھنا عام قاری کے لیے بہت مشکل ہے، چنانچہ مَیں نے ازسرِ نو ترجمہ کیا۔ دورانِ ترجمہ پچھلے دونوں ایڈیشن میرے پیش نظر رہے اور مَیں نے ان سے استفادہ بھی کیا۔

دوران مطالعہ اگر کسی قسم کا اشکال ہو تو براہِ کرم مجھے مطلع فرمائیں۔ اپنے مشائخ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی بارگاہ میں ایک شعر نذر کر کے آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

جب تک بکے نہ تھے تو کوئی پوچھتا نہ تھا
تم نے خرید کر ہمیں انمول کر دیا

محمد امین

☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔

مُسَبِّحًا(۱)	مُهَلِّلًا(۲)	مُحَمِّداً(۳)
مُصَلِّيًا(۴)	مُثَنِّيًا(۵)	مُحَمَّدًا(۶)

امابعد:

بندہ کمترین وناچیز فقیر حقیر آل احمد ولد سید شاہ حمزہ رضی اللہ عنہ جس نے ایک لمبے عرصے تک اپنے بزرگوں کی خدمت کی اور علمائے کرام کی صحبت میں رہا یہ چند سطریں **آداب السالکین** کے نام سے لکھ دیں۔ ان سطروں میں راہِ سلوک کے مسافروں کی رہنمائی کی گئی ہے اور رات دن گزارنے کے طریقے بھی تحریر کر دیے۔ تصوف کی بنیاد ادب پر قائم ہے، لہٰذا پہلے مَیں ادب کا بیان کروں گا اور اس کے بعد اذکار و اشغال کے طریقے پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

پہلا باب

اس باب میں ان آداب کا بیان کیا گیا ہے کہ اگر سالک، مرشد کی موجودگی میں اپنی عقل کے مطابق ان پر ہمیشہ عمل کرتا رہے تو اس کی صلاحیت میں اضافہ ہو۔ یہ چند ادب ہیں:

پہلا ادب:

یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کچھ نہ مانگے کیونکہ جب اللہ ہی اس کا ہوگا تو ساری مخلوق اسی کی ہوگی۔

من لهُ المَولٰی فَلَهُ الکُل(۷)

تمام نبیوں اور رسولوں میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا قول زیادہ

۱۔ خدا کی پاکی بیان کرتے ہوئے۔
۲۔ لا الہ الا اللّٰہ کہتے ہوئے۔
۳۔ الحمد للّٰہ کہتے ہوئے۔
۴۔ درود شریف پڑھتے ہوئے۔
۵۔ ثنا کرتے ہوئے۔
۶۔ بار بار تعریف کیا ہوا عمدہ خصلتوں والا۔
۷۔ جس کا رب ہے اس کا سب ہے۔

پسند فرمایا اور حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی محبت کی وجہ سے اُن کی دس سنتیں اس قوم کو عطا فرمائیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود لعین نے گوپھن میں رکھ کر آگ کی طرف پھنکوایا۔ اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام رحمت کے ستر ہزار فرشتے لے کر پہنچ گئے اور حضرت ابراہیم سے عرض کیا هَل لَكَ حَاجَةٌ (کیا آپ کو کوئی حاجت ہے؟) حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اَمَّا اِلَیْكَ فَلا (۸) یعنی جو اطاعت گزاری اور غلامی کو قبول کر لیتے ہیں وہ ہر حال میں اللہ کے محتاج ہوتے ہیں اور مَیں بھی اللہ کا ویسا ہی محتاج ہوں جیسے تم ہو۔ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں۔ جو خود محتاج ہو اس کے پاس اپنی ضرورت پوری کرانے کے لیے جانا غلطی ہے اور اللہ جل جلالہ سے غفلت ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے اس جواب سے حضرت جبرئیل حیرت زدہ رہ گئے۔ چونکہ خدا کے دوست کو ساری خدائی دوست رکھتی ہے اسی وجہ سے محبت کا غلبہ بڑھا اور حضرت جبرئیل نے پھر عرض کیا کہ اچھا اگر مجھ سے کوئی حاجت نہیں ہے تو نہ سہی مگر اللہ تعالیٰ سے تو ہے اگر اس سے کچھ عرض کرنا ہے تو مجھے بتا دیں، مَیں بہت جلد آپ کی درخواست خدا کے حضور پیش کر دوں گا۔ حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا حسبِی مِن سُوَالِیُ عِلْمهٗ بِحَالِی (۹) میرے لیے بہت کافی ہے کہ میرا رب میرے حال سے واقف ہے۔ سوال کی ضرورت نہیں۔ یہ سننے کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام خاموش رہ گئے اور جب نارِ نمرود حضرت ابراہیم علیہ السلام پر گلزار ہو گئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام جان گئے کہ حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرتبۂ ادب نہایت بلند ہے۔

یہاں سے یہ سمجھ میں آ گیا کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے سوا کسی طرح کی طلب مرتبۂ محبت کے ادب کے خلاف اور رتبۂ محبت میں شرمندگی ہے۔

دوسرا ادب:

یہ ہے کہ سالک کبھی ایسا حرف بھی زبان پر نہ لائے جو عاجزی، مسکینی، تابع داری اور

۸۔ لیکن تم سے تو نہیں۔

۹۔ اس کا میرے حال سے واقف ہونا میرے لیے کافی ہے، سوال کی حاجت نہیں۔

انکساری سے خالی ہو۔ شکایت کے الفاظ زبان پر کبھی نہ لائے۔ حضرات محبوبانِ خدا کا مقام بہت اونچا ہے۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ کی رضا سے مرتبہ محبوبیت میں کچھ ناز ومحبت کا کلام صادر ہوتا ہے اور اللہ جل جلالہ کو پسند آتا ہے مثلاً حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ (۱۰) اور حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام سے یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوط (۱۱) اور حضرت نوح نجی اللہ علیہ السلام اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَایَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (۱۲) اور سرورِ عالم ﷺ سے اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعَصَابَةَ لَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدا (۱۳) اور حدیث پاک میں اِذَنْ لَااَرْضٰی وَوَاحِدٌ مِنْ اُمَّتِیْ فِی النَّار (۱۴) ان نازِ محبوبانہ کے کلمات پر ہرگز قیاس نہ کرے ورنہ معاذ اللہ انجام تباہی اور بربادی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے ان محبوب بندوں نے مذکورہ بالا کلمات خود نہیں کہے ان سے کہلوائے گئے ہیں بلکہ خود مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے ان کی زبان سے ادا کرائے ہیں۔ سالک کو اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیے کہ اپنی حدود سے باہر ہرگز نہ جائیں۔

تیسرا ادب:

یہ ہے کہ اپنے آپ کو ان نعمتوں کے ظاہر کرنے سے باز رکھے جو سلوک کی منزلیں طے کرتے ہوئے اسے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہوں۔ مثلاً اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ نعمت عطا فرمائی کی وہ لوحِ محفوظ میں اپنی طرف سے کچھ کا کچھ کرسکتا ہے تو سالک کا مرتبۂ ادب یہ ہے کہ وہ خود کو بھی یہ نہ سمجھنے دے کہ مَیں بااختیار ہو گیا ہوں کیونکہ اس سے مغرور ہونے کا اندیشہ ہے۔ سالک کو نوافل یا فرائض کی ادائیگی سے جو قربِ الٰہی کے مرتبے حاصل ہوں وہ اُن کو خدا کے بھید جانے اور انجان بن کر گزر جائے۔

۱۰۔ وہ نہیں مگر تیرا آزمانا (پارہ ۹، اعراف ۱۹)

۱۱۔ ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا (پارہ ۱۲، ہود ۷)

۱۲۔ بے شک اگر تو اُنہیں رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کردیں گے اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر۔ (پارہ ۲۹، نوح ۲)

۱۳۔ اے اللہ! اگر تیری مشیت یہی ہے کہ روئے زمین پر تیری عبادت نہ کی جائے تو (بمقتضائے مشیت) کافروں کو غلبہ دے کر مسلمانوں کی مختصر سی جماعت کو ہلاک فرمادے۔

۱۴۔ حضور سید عالم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہے مَیں راضی نہ ہوں گا۔

چوتھا ادب:

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنے ظاہر اور باطن کے جملہ احوال پر مطلع جانے یعنی یہ عقیدہ رکھے کہ خداوند کریم میری ہر بات سے واقف ہے اور اللہ کے عطا کیے سے سرکار دو عالم ﷺ بھی سالک کے ظاہر اور باطن کے جملہ احوال سے واقف ہیں۔ اس طرح سالک اللہ عزوجل اور اس کے محبوب ﷺ کی مخالفت کبھی نہیں کر پائے گا۔ اَلشَّیُخُ فِیُ قَوُمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیُ اُمَّتِہٖ(۱۵) کے مطابق اپنے پیر و مرشد کو بھی اپنے ظاہر و باطن کے جملہ احوال کے بارے میں باخبر سمجھے کیونکہ پیر و مرشد عنایت الٰہی کا عکس ہوتا ہے اور حضرات انبیائے کرام و مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا نائب ہوتا ہے۔ اس طرح وہ مرشد کی مخالفت بھی نہیں کر سکے گا کیونکہ مرشد کی مخالفت اللہ و رسول کی مخالفت ہے۔

پانچواں ادب:

یہ ہے کہ ہر چھوٹے بڑے کام میں سرور عالم ﷺ کی پیروی اپنے لیے ضروری سمجھے (یعنی سنت پر عمل کرے) محبوبی کا درجہ ملنے کا یہی راستہ ہے۔

چھٹا ادب:

یہ ہے کہ وہ حضرات جو سید الکونین ﷺ سے نسبت رکھتے ہیں یعنی سادات کرام، مشائخ عظام اور علمائے دین ان کو رسول مقبول ﷺ کا نائب سمجھے اور دل و جان سے ان کی تعظیم کرے۔

ساتواں ادب:

یہ ہے کہ اپنے پیر و مرشد کو اپنے حق میں دنیا کے تمام شیوخ سے بڑھ کر سمجھے یعنی جتنا فائدہ اسے اپنے مرشد سے حاصل ہوگا دنیا کے کسی مرشد سے نہیں ہوگا۔ مرشد کا حکم سالک کے حق میں بحیثیت تبلیغ عین حکم نبوی ہے۔ اپنے مرشد کے کسی قول و فعل کو ہرگز حقیر نہ جانے۔

آٹھواں ادب:

یہ ہے کہ مرید خود کو اپنے پیر و مرشد کے اختیار میں رکھے۔ مرشد کے سامنے ایسے رہے جیسے میت نہلانے والے کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ ظاہر و باطن کا کوئی کام مرشد کے حکم کے بغیر نہ

۱۵۔ مرشد باعتبار رشد و ہدایت اپنے مریدین کے حق میں ایسے ہی ہے جیسے نبی اپنی امت کے حق میں۔

کرے یہاں تک کہ کھانا پینا بلکہ اپنی کل باطنی وظاہری حرکات وسکنات مرشد کے حکم کے بغیر نہ کرے۔ مرشد جس کام کو جس طرح کرنے کا حکم دے اُسی طرح وہ کام انجام دے۔ اپنی مرضی سے کسی طرح کی کمی بیشی نہ کرے، اس لیے کہ مرشد اپنے مریدوں کے بارے میں اچھی طرح واقف ہوتا ہے۔ مریدین کے دلوں میں جو خطرے اور وہم پیدا ہوتے رہتے ہیں مرشد اپنی کوششوں سے اُن کو آسان کر دیا کرتے ہیں۔ مرید کو ہمیشہ اس بات کا یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا دست قدرت مرشد کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔

نواں ادب:

یہ ہے راہِ سلوک میں مشاہدۂ تجلیات سے باطنی جوش پیدا ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ جوش سالک کے وہم وگمان سے بھی باہر ہوتا ہے، سالک کو لازم ہے کہ اس مقام پر اپنی حد سے باہر نہ جائے اور اپنے مرتبے سے قدم آگے نہ بڑھائے اور اپنے آپ کو بزرگانِ دین کے برابر نہ سمجھے، بلکہ سب سے اچھا یہ ہے کہ خود کو سب سے کمتر سمجھے یہ انسانیت کا بہت اونچا درجہ ہے جو خدا کی عنایت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ ہمارے آقا ومولا ﷺ سے خداوند کریم نے ارشاد فرمایا تھا لَوْلَاكَ لَمَا خلقتُ الْاَفلاك (١٦) اس کے باوجود سید عالم ﷺ ہمیشہ یہ دعا فرماتے تھے اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْن (١٧) یہاں سے یہ **معلوم** ہو جاتا ہے کہ انکساری کا مرتبہ بہت اونچا ہے۔

دسواں ادب:

یہ ہے کہ اپنے سارے کام خواہ وہ نفس کے بہکانے سے ہوں یا قلب وروح کے قوت دینے سے، ان سب کو اور خود کو خدا کے حوالے کر دینا چاہیے۔

گیارھواں ادب:

یہ ہے کہ لوگوں سے الگ تھلگ رہے اور نفس کو قابو میں رکھے یعنی خلق سے تنہائی اختیار کرے اور اپنے نفس سے غرور کو باہر نکال دے۔ ایسا کرنے سے حواس عشرہ (١٨) اکٹھا رہ سکتے

١٦۔ اے محبوب! اگر تم نہ ہوتے تو مَیں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

١٧۔ اے اللہ! مجھ کو مسکین جلا اور دنیا سے مسکین اٹھا اور مسکینوں کے زمرے میں میرا حشر فرما۔

١٨۔ **حواس خمسہ ظاہری**- باصرہ، سامعہ، شامہ، لامسہ، ذائقہ۔ **حواس خمسہ باطنی**- حس مشترک، خیال، وہم، حافظہ، متصرفہ

ہیں۔ان سب کے جمع رہنے سے حواسوں کی گھبراہٹ اور پریشانی دور ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوسکتا ہے۔

بارھواں ادب:

یہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو سکے کم کھائے اور کم سوئے۔پچھلے بزرگانِ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بارہ، بارہ سال بغیر کھائے پیئے گزارے تھے۔کم کھانے اور کم سونے کے بہت سے فائدے ہیں۔سنت پر عمل کرتے ہوئے پچھلے بزرگان دین نے تھوڑی سی غذا اختیار کی۔

اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو تو سلوک (۱۹) کے یہ بارہ آداب سالک (۲۰) کے لیے کافی ہیں۔ مرشد کے فرمانے پر عمل کرے گا تو ان شاء اللہ منزل مقصود تک پہنچ جائے گا۔ان آداب سے بھی زیادہ فائدہ مرشد کے پاس رہنے سے ہوگا اس لیے کہ مرشد کی موجودگی میں ایک ہی مجلس میں ہزاروں رکاوٹیں اور ہزاروں الجھنیں دور ہو جاتی ہیں۔

یہ بھی اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ سالک کے لیے دنیا داروں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بہت نقصان دہ ہے۔لوگ دین کی تعلیم حاصل کرنے میں اپنا وقت صرف کرتے ہیں اور یہ سوچنے لگتے ہیں کہ ''ہم ایک اچھے کام میں لگے ہوئے ہیں، خدا کی عبادت کرتے ہیں اور رسولِ اکرم ﷺ کی خوشی کا کام کرتے ہیں اور ہمیں ہمارے نیک کاموں کا بدلہ خدا کے فضل سے ملنا چاہیے''۔

میرے دوست! یہ ایک نفسانی خطرہ ہے جس کا ایک سرا خطرۂ شیطانی سے جڑا ہوا ہے۔ یہ سب تمہارے لیے زہر قاتل کی طرح ہے جس میں سوائے نقصان کے اور کچھ بھی نہیں ملے گا۔ یہ مرشدان کرام کے بتائے ہوئے رازوں میں سے ایک راز ہے جو جلدی سمجھ میں آئے گا۔

یہ جان لینا بھی ضروری ہے کہ فنا تین طرح کی ہے اور ہر شخص کے لیے الگ الگ طریقے ہوتے ہیں۔ جب تک سالک تینوں فنا حاصل نہیں کرے گا وہ بقا سے کچھ بھی حاصل نہ کر پائے گا۔ یہ معاملات بہت طویل اور پیچیدہ ہیں جن کا تفصیلی بیان اس مختصر رسالے میں ممکن نہیں ہے، مگر فنا کے بارے میں مختصر طور پر بتانا ضروری ہے کیونکہ فنا حاصل ہو جانے کے بعد دل کو سکون حاصل ہو

۱۹۔ خدا تک پہنچنے کا راستہ

۲۰۔ خدا تک پہنچنے کے راستے پر چلنے والا۔

جاتا ہے اور سلوک کی منزلیں طے کرنے میں جس حوصلے کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی فنا سے حاصل ہوتا ہے اس لیے فنا کی تینوں قسمیں بیان کی جاتی ہیں:

پہلی فنا:

فنا فی الشیخ ہے یعنی اپنے آپ کو مرشد کے خیال میں ایسا گم کر دے کہ خود کو بھول جائے اور اپنے آپ کو مرشد سے الگ نہ سمجھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اپنی ہستی کو بالکل بھلا دے اور اپنے بجائے مرشد کو ہی موجود سمجھے۔ اپنے اعضائے بدن کے حرکات وسکنات کو مرشد کے بدن کے حرکات و سکنات سمجھے۔ یہی خیال کرے کہ میرے جسم کی حرکت اور سکون میرے مرشد کے اختیار میں ہے۔ اپنے بدن کو شیخ کے بدن کی مانند جانے۔ اپنے وجود کے بارے میں یہ خیال کرے کہ صرف میرا شیخ ہی مجھے سمجھ سکتا ہے۔ اپنے طور طریقوں سے یہ ظاہر کرے کہ اپنے وجود پر اس کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

دوسری فنا:

فنا فی الرسول ہے۔ راہِ سلوک میں سالک کو جو کچھ نیک مشاہدات ہوں ان سب کو وہ رسول اکرم ﷺ کا کرم سمجھے۔ یہ ہرگز نہ سمجھے کہ میرے مراتب بڑھ گئے ہیں، اسی لیے یہ فیض حاصل ہو رہا ہے۔ فنا فی الرسول کا مرتبہ فنا فی الشیخ سے حاصل ہوتا ہے۔ پہلے سالک اپنے شیخ میں فانی ہوتا ہے اور شیخ رسولِ اکرم ﷺ میں فانی ہے۔ اس لیے سالک کو فنا فی الرسول آسانی سے حاصل ہو سکتی ہے، کیونکہ شیخ، سالک اور رسول اکرم ﷺ کے درمیان وسیلہ ہے۔

تیسری فنا:

فنا فی اللہ ہے۔ جب سالک فنا فی اللہ کے آخری درجے پر پہنچتا ہے تو بقا کی ابتدا ہوتی ہے۔ جب سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس مرتبے پر پہنچے تو ارشاد فرمایا کہ "مَیں چالیس برس سے اپنے خدا سے باتیں کر رہا ہوں اور مخلوق خدا یہ سمجھتی ہے کہ مَیں اس سے ہم کلام ہوں"۔ اسی طرح کے اقوال بہت سے بزرگوں نے ارشاد فرمائے۔ فنا فی اللہ کا درجہ اتنا بلند ہے کہ اس کے حاصل ہو جانے کے بعد سالک توحید سے بخوبی واقف ہو جاتا ہے اور شرک کے تصور سے بھی دور ہو جاتا ہے۔

سالک ان تمام باتوں کو اچھی طرح سمجھنے کے بعد سلوک کے راستے میں قدم اٹھائے۔ سالک کے لیے نہایت ضروری ہے کہ دل اور زبان سے پکی توبہ کرے اور پھر راہِ سلوک پر گامزن ہو۔ سالک کو پچھلے بزرگوں کی طرح جنت کے ثواب، دوزخ کے عذاب، حور، جنت کے محلوں اور نعمتوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے کیونکہ یہ تمام باتیں قرآن عظیم، احادیث کریمہ، ائمہ کرام، صحابہ ذوی الاحترام اور تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے منقول ہیں۔ ان سب پر پختہ یقین رکھنے کے بعد ایسے مرشد کی اجازت سے سلوک کا سفر شروع کرے جسے خود بھی اوراد واشغال کی اجازت ہو۔

سالک کو ہمیشہ باوضو رہنا چاہیے تھوڑی دیر کے لیے بھی بلا وضو نہ رہے، ہر وضو کے بعد دو رکعت نفل نماز ادا کرے۔ یہ حضرات صوفیائے کرام کے بہت طاقتور اعمال میں سے ایک عمل ہے۔ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا کہ وضو مسلمان کا ہتھیار ہے۔ اس کام میں بڑے فائدے پوشیدہ ہیں اور ان کی بنیاد مضبوط ہے، مضبوط بنیادوں پر اونچی عمارت بنائی جا سکتی ہے۔ بے وضو کھانے سے پرہیز کرے اور باطن کی طرف ہمیشہ توجہ کرتا رہے۔ کھانا کھانے کے بعد یہ دعا ضرور پڑھا کرے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوئی تو پھر اس کھانے پر خدا کی طرف سے کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔ وہ دعا یہ ہے: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْن (۲۱) اس کے بعد سات بار سورۂ قریش کی تلاوت کرے۔ اس طریقے کو ہمیشہ اپنائے۔ جب رات ختم ہونے والی ہو تو چوتھے پہر میں اٹھ کر وضو سے پہلے اور استنجے کے بعد تیمّم کرے اور مندرجہ ذیل اشعار نہایت عاجزی کے ساتھ گڑگڑا کر پڑھے۔ یہ پرانے بزرگوں کا معمول رہا ہے۔ وہ اشعار یہ ہیں:

یا رب دل پاک و جان آگاہم دہ
آہ شب و گریہ سحر گاہم دہ (۲۲)

☆

۲۱۔ تمام خوبیاں اس اللہ کو جس نے مجھے کھلایا اور مجھے پلایا اور مجھے مسلمانوں میں کیا۔

۲۲۔ اے رب! مجھے پاک دل اور آگاہ جان دے، راتوں کی آہ اور صبح کا رونا عطا فرما۔

در راه خود اول زخودی بیخود کن
وا نگہ ز بیخودی بخودم راہم دہ(۲۳)

☆

یا رب برہانیم زحرماں چہ شود
راہے دہیم بکوئے عرفاں چہ شود(۲۴)

☆

بس گبر کہ از کفر مسلمان کردی
یک گبر دگر کنی مسلماں چہ شود (۲۵)

☆

در دلم افگن کہ پشیمان شوم
برہم آورم کہ مسلمان شوم(۲۶)

☆

اے کس ما بے کسی ما بہ بین
قافلہ شد واپسی ما بہ بین (۲۷)

☆

رزق من از عالم غیبی رسان
وز طمع ہمچو خودم وار ہاں (۲۸)

اس کے بعد وضو کی نیت کرے:

۲۳۔ اپنی راہ میں پہلے خودی سے بے خود کردے پھر بے خودی سے مجھے اپنی طرف راستہ دکھا۔
۲۴۔ اے اللہ! مجھے محرومی سے بچالینا تیرے لیے کوئی دشوار نہیں اور مجھے عرفان کا راستہ دکھانا تیرے لیے کوئی بڑی بات نہیں
۲۵۔ بہت سے انکار کرنے والوں کو تو نے کفر سے نکال کر مسلمان کر دیا۔ایک اور مغرور کو مسلمان فرما دے گا تو کوئی تعجب نہیں
۲۶۔ میرے دل میں ندامت ڈال کہ مَیں پشیمان ہوں، مجھے (سیدھے) راستے پر لا کہ مسلمان ہوں۔
۲۷۔ مجھے طاقت عطا فرمانے والے میری بے کسی پر نظر فرما، قافلہ تو روانہ ہو گیا میری واپسی پر نظر فرما۔
۲۸۔ مجھے عالم غیب سے میرا رزق عطا فرما اور جو میرے جیسے (مخلوق) ہیں ان کی طمع سے مجھے بچالے۔

نَوَیۡتُ اَنۡ اَتَوَضَّأَ لِرَفعِ الۡحَدَثِ وَاِسۡتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃ تَقَرُّبًا اِلَی اللّٰہِ تعالٰی الۡاِسۡلامُ حَقٌّ وَالۡکُفۡرُ بَاطِلٌ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡم لَا حَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔(۲۹)

اب وضو کرے اور دو رکعت نماز تحیۃ الوضو ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورہ اخلاص پڑھے۔ نماز ختم کرنے کے بعد سجدہ میں جائے اور تین بار یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَحۡیِنِیۡ مُحِبًّا لَکَ وَاَمِتۡنِیۡ مُحِبًّا لَکَ وَاحۡشُرۡنِیۡ تَحۡتَ اَقۡدَامِ کِلابِ اَحِبَّائِکَ (۳۰)

اس کے بعد تہجد کی بارہ رکعتیں ادا کرے چاہے دو دو رکعت کر کے پڑھے یا چار چار رکعت کرے۔ اس نماز میں بھی سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ اگر سالک ان امور کی پابندی کرے گا اور نمازیں قضا نہیں کرے گا تو باطن کی منزلوں سے قریب ہوتا جائے گا۔ نماز تہجد کے بعد یہ دعا پڑھے:

گرچہ من سر بسر گنہ کردم
نامۂ عمر خود سیہ کردم (۳۱)

☆

تو بریں نامۂ سیاہ مبیں
کرم خویش کن گناہ مبیں (۳۲)

☆

۲۹۔ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے مَیں نے حدث کے دور ہونے اور نماز کے جائز ہونے کے لیے وضو کرنے کی نیت کی، دین اسلام سچا ہے اور کفر جھوٹا ہے۔

۳۰۔ اے اللہ! مجھے اپنی محبت میں زندہ رکھ اور اپنی محبت میں دنیا سے اٹھا اور اپنے محبوبوں کے سگانِ بارگاہ کے قدموں میں میرا حشر فرما۔

۳۱۔ اگرچہ مَیں نے سراسر گناہ ہی کیے اور اپنا نامۂ عمر سیاہ کرتا رہا۔

۳۲۔ مگر تو اس نامۂ سیاہ پر نظر نہ فرمایا، بلکہ اپنا کرم کر اور گناہوں پر نظر نہ فرما۔

بر عمل خویش ندارم امید
بر کرم تست مرا عتمید (۳۳)

☆

چارۂ من ساز کہ بے چارہ ام
ور تو نہ سازی بکہ رو آورم (۳۴)

☆

جز در تو قبلہ نخواہیم ساخت
گر نہ نوازی تو کہ خواہد نواخت (۳۵)

☆

یک ذرہ عنایت تو اے بندہ نواز
بہترز ہزار سالہ تسبیح و نماز (۳۶)

اس کے بعد باطنی پاکیزگی اور صفائی کی کوشش کرتا رہے یہاں تک کہ صبح صادق ظاہر ہو جائے۔اذان فجر سے پہلے سو بار یَـا رَزَّاق مع اول آخر تین تین بار درود شریف پڑھے پھر فجر کی دو سنتیں ادا کرے۔سنتوں کے ادا کرنے کے بعد ستر مرتبہ یہ استغفار پڑھے:

اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

پھر اکتالیس مرتبہ سورہ الحمد شریف اس طرح پڑھے کہ بسم اللہ کے رحیم کا میم الحمد کے لام سے مل جائے۔اب دو رکعت نماز فرض فجر کی ادا کرے۔فرائض کے ادا ہونے کے بعد سو مرتبہ یَا غَفَّارُ یَا غَـفُوْرُ (۳۷)اس نیت کے ساتھ پڑھے کہ قلب کی گرانی دور ہو،مغفرت ہو اور سلوک کے راستے آسان ہو جائیں۔اگر فجر کی سنت اور فرض کے درمیان گیارہ بار سورہ مزمل شریف کی تلاوت کی

۳۳۔ مجھے اپنے عمل پر امید نہیں، بلکہ تیرے کرم پر میرا بھروسہ ہے۔
۳۴۔ میری مدد فرما کہ مَیں مجبور (بندہ) ہوں اگر تو مدد نہیں کرے گا تو مَیں کس کے پاس جاؤں گا۔
۳۵۔ مَیں تیرے در کے علاوہ کسی دوسرے در پر سر کو ہرگز نہیں جھکاؤں گا، اگر تو (ہی) مجھے نہ نوازے تو کون نوازے گا؟
۳۶۔ اے بندوں کو نوازنے والے (اللہ تعالیٰ) تیری عنایت کا ایک ذرّہ ہزار سال کی تسبیح و نماز سے بہتر ہے۔
۳۷۔ اے بہت بخشنے والے، اے بہت بخشنے والے!

جائے تو انوکھی تاثیر ظاہر ہوگی۔ میرے خاندان میں بزرگوں سے یہ طریقہ چلا آتا ہے کہ نماز فجر کے بعد اسی جگہ مصلے پر بیٹھ کر ذکر جلی یا ذکر خفی کرتے ہیں اور باطن کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ جب سورج طلوع ہو جائے تو دو رکعت نماز شکرا النہار ادا کرتے ہیں۔ اس میں ہر رکعت سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے ہیں۔ نماز کے بعد سو مرتبہ یَا فَتَّاحُ (۳۸) اول و آخر درود شریف کے ساتھ پڑھے۔ اب مصلے سے اٹھ جائے مگر شغل باطن سے لاپرواہی نہ کرے۔ قرآن عظیم میں صاف صاف ارشاد فرمایا ہے فَاذْكُرُوا اللّٰه قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوبِكُم (۳۹) کسی وقت بھی غفلت سے کام نہ لے۔ غفلت کو دور بھگا دے۔ سالک کو چاہیے کہ راہ سلوک کے سفر کو اپنی عادت اور فطرت بنالے۔ چار گھڑی دن چڑھنے کے بعد بارہ رکعت نماز چاشت ادا کرے۔ نماز چاشت کی نیت اس طرح کرے کہ نیت کرتا ہوں مَیں چار رکعت نماز چاشت، اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کے لیے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، پھر تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔

حدیث پاک میں ہے کہ ''شیطان کہتا ہے کہ مَیں چاشت پڑھے جانے سے جتنا غمگین ہوتا ہوں فرض نمازوں کے پڑھے جانے سے ہرگز غمگین نہیں ہوتا۔ نماز چاشت پڑھنے والوں کو بہکانے کی قدرت مجھ میں نہیں ہے''۔ اس نماز کو ضروری سمجھے اور کبھی قضا نہ کرے۔ اس نماز میں لاتعداد فائدے پوشیدہ ہیں۔ نماز چاشت ادا کرنے کے بعد سات سو چھ مرتبہ یَـا نُور (۴۰) پڑھے پھر دو رکعت نماز حفظ الایمان پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ یہ آیت پڑھے:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ
اَنْتَ الْوَهَّابُ (۴۱)

۳۸۔ اے بہت زیادہ کشائش عطا فرمانے والے!

۳۹۔ تو اللہ کی یاد کر کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے۔ (پارہ ۵، نسا ۱۵)

۴۰۔ اے نور!

۴۱۔ اے اللہ! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کرے، بے شک تو ہے بڑا دینے والا۔ (پارہ ۳، آل عمران ۱)

دو رکعت نماز حفظ الایمان اور ادا کرے جس کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک بار سورۂ فلق پڑھے، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک مرتبہ سورۂ ناس کی تلاوت کرے۔ نماز ظہر کے بعد قرآن عظیم کی جتنی بھی تلاوت کر سکتا ہو، کرے۔ لیکن کم از کم ایک پارے کی تلاوت ضرور کرے۔ اس کے بعد نماز عصر تک اپنے باطن کی طرف متوجہ رہے۔

نماز عصر ادا کرنے کے بعد مغرب تک کھانے پینے سے باز رہے تاکہ اس کی گنتی ان نیک لوگوں میں کی جائے جو ہمیشہ روزہ دار رہتے ہیں۔ نماز مغرب ادا کرنے کے بعد دو رکعت نماز ہدیۃ الشیخ، دو رکعت نماز شیخ الشیخ اور دو رکعت نماز ہدیۂ شیخ شیخ الشیخ ادا کرے۔ اگر سلسلۂ قادریہ میں مرید ہے تو دوگانۂ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھے اور دو رکعت ہدیہ حضرت رسول مقبول علیہ السلام بھی ادا کرے جس کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحی اور دوسری رکعت میں سورۂ الم نشرح کی تلاوت کرے پھر دو سو مرتبہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِیْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّم (۴۲)

پڑھے۔ اس کے بعد نماز عشا تک باطن کی طرف متوجہ رہے۔ نماز عشا کے بعد ہاتھ اٹھا کر ایک مرتبہ اِفْتَحْ رِزْقِیْ یَا فَتَّاحُ (۴۳) پڑھے اور سو بار اس طرح ھُوَالْحَقُّ (۴۴) ھُوَالْبَاسِط (۴۵) پڑھے کہ ان دونوں اسمائے صفات کے معنی پیش نظر رہیں۔

یہ ورد مجھ فقیر کو عالم باطن سے عطا ہوا ہے اور مقام جمع الجمع میں جو عارفان با خلاص کا مقام ہے، عجیب طرح سے اثر کرتا ہے پھر سو مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم (۴۶)

۴۲۔ اے اللہ! رحمتیں نازل فرما۔ ہمارے سردار! اپنے بندے اور اپنے رسول محمد ﷺ پر جو نبی اُمی ہیں اور ان کی آل پر اور برکتیں نازل فرما اور سلامتی عطا کر۔

۴۳۔ اے کشائش رزق فرمانے والے! میرے رزق میں کشائش عطا فرما۔

۴۴۔ وہ حق ہے۔

۴۵۔ وہی کشادگی عطا کرنے والا ہے۔

۴۶۔ نہیں ہے طاقت وقوت، مگر عظمت والے بلندی والے اللہ کی عطا سے۔

پڑھے اور تین بار سورۂ مزمل شریف اس ترتیب سے پڑھے کہ پہلے دس بار درود شریف، ایک بار آیۃ الکرسی اور تین بار استغفار پڑھنے کے بعد اعوذ باللّٰہ اور بسم اللہ کے ساتھ ہر بار پڑھے۔ ظاہر و باطن کی پریشانیاں دور ہونے کے لیے یہ میرے مشائخ کا معمول ہے۔ اس کے بعد بستر خواب پر دوسو بار درود شریف اور دوسو مرتبہ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ الْحَکِیْمُ الْکَرِیْم (۴۷) اور پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص اور دس بار کلمۂ تمجید پڑھے پھر کلمۂ طیبہ کا ورد کرے یہاں تک کہ نیند آجائے۔

☆☆☆

۴۷۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ اللہ جو درگزر فرمانے والا اور کرم کرنے والا ہے۔

دوسرا باب

ذکر کی ترتیب:

کلمہ طیبہ کا ذکر کرنا چاہیے۔ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا کہ لَااِلٰـهَ اِلَّااللّٰه بہترین ذکر ہے جب سو بار لَااِلٰـهَ اِلَّااللّٰه کہہ لے تو ایک بار محمد رسول اللّٰه بھی کہے کیونکہ شریعت کے اعتبار سے توحید کے ساتھ رسالت کا اقرار بھی ضروری ہے۔ ویسے بھی سرکار دو عالم ﷺ کو ذات الٰہی سے قرب خاص ہے۔ اس ذکر کو ذکر نفی و اثبات کہتے ہیں۔ جب لاالـہ کا ذکر کرے تو اس کے معنی پر بھی غور کرے۔ جب اس سے طبیعت سیر ہو جائے تو ذکر اثبات یعنی الا اللّٰہ شروع کر دے، جب ذکر نفی و اثبات سے طبیعت کو سیری ہو جائے تو ذکر ذات یعنی اللہ اللہ کا ذکر شروع کرے۔

سالک کو کم از کم گیارہ سو ایک مرتبہ ذکر نفی و اثبات کرنا چاہیے۔ ذکر چاہے جلی ہو یا خفی، ذکر اثبات کم از کم پانچ ہزار مرتبہ کرے اور ذکر ذات کی تعداد کم از کم دس ہزار ہے۔ مرشدان کرام نے یہ تعداد اس لیے مقرر فرمائی کہ اللہ رب العزت کے تصور کو دل میں قائم کرنے کے لیے ایک طویل عرصہ لگتا ہے اور اس ذات پاک کی دل کی گہرائیوں سے تصدیق کرنے میں بھی کافی دیر لگتی ہے۔ اس ذات باری تعالیٰ کی یاد میں گم ہو جانے کے لیے طویل انتظار کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایات حاصل کرنے کے لیے ایک وقت خاص ہوتا ہے۔ سالک کو چاہیے کہ مذکورہ بالا اذکار دو وقت ضرور کرے۔ پہلا وقت تہجد کا ہے اس وقت رحمت خداوندی جوش پر ہوتی ہے اور اِسی وقت رب العالمین مرتبۂ ساذجیت سے تنزل فرما کر عرش اعظم پر جلوہ آرا ہوتا ہے اور تجلی خاص ظاہر ہوتی ہے۔ رحمت لامحدود سے مولیٰ عزوجل اپنے خاص اور عام بندوں سے ارشاد فرماتا ہے کہ ''اے میرے بندو! مجھ سے اس وقت جو مانگنا چاہو، مانگ لو میں عطا کروں گا''۔

دوسرا وقت بعد مغرب کا ہے (عوام کے لیے تو اندھیرا شروع ہو جاتا ہے مگر عاشقان الٰہی کی صبح ہوتی ہے) رات میں جاگنے والوں کا دن اسی وقت سے شروع ہوتا ہے۔

مرشدان کرام کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے جب سالک ان اصولوں کی پابندی کرے گا تو ارشادِ قرآنی لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰه کی روشنی میں امید کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تجلیات واردات کے آثار سالک پر اس کے مرشد کے کرم سے ظاہر ہونے لگیں گے۔

جب سالک پر یہ کیفیت طاری ہو جائے تو وہ مرشد کی خدمت میں حاضر رہنے کو نعمت سمجھے اس لیے کہ اب سالک اس لائق ہو گیا ہے کہ اس کا مرشد اس کے لیے جو بھی درجہ مناسب سمجھے گا وہاں پر پہنچا دے گا۔ اس کیفیت کے حاصل ہو جانے کے بعد سالک کے لیے مرشد سے دور رہنا سخت نقصان دہ ہے۔ راہِ سلوک میں بے شمار رکاوٹیں آتی ہیں اور بہت سی باریکیاں بھی راستہ بھٹکانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس راستے کا سب سے زیادہ خطرناک مقام جذب ہے۔ اگر مرشد صاحب اختیار ہے تو وہ جذب کے مقام شاہراہ سلوک پر پہنچا دے گا ورنہ راہِ سلوک کا مسافر مجذوب (۴۸) ہو جائے گا یا شیطان کے بہکائے میں آجائے گا۔

جب مسافر مقامِ جذب پر پہنچتا ہے تو اسے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا ہر طرف جہالت ہی جہالت ہے۔ اس مقام پر اگر مرشد کی عنایت اور رہنمائی نہ ہوگی تو وہ اسی مقام پر اٹک جائے گا۔ ہم اپنے نفس کی برائیوں اور اعمال کی خرابیوں سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔ مرشد کے کرم سے سالک تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰه (۴۹) کے مرتبے پر پہنچ جائے گا (یعنی مرشد کی توجہ، مرشد کی عنایت، مرشد کا کرم سالک کے لیے بہر حال ضروری ہے)۔

☆☆☆

۴۸۔ لغوی معنی یادِ الٰہی میں ڈوبا ہوا۔ اِصطلاح تصوف میں مجذوب وہ صوفی ہوتا ہے جس پر تجلیات وارد ہونے لگیں۔

۴۹۔ اللہ کی صفات حسنیٰ کے مظہر بن جاؤ۔

تیسرا باب

ذکر یا شغل اور حضوری قلب سے دفع خطرات کے فوائد:

جب ذکر یا شغل میں خطرہ لاحق ہو یعنی ایسا خیال آئے جو ذکر و شغل کرنے سے روکے یا کسی وجہ سے لاپرواہی ہونے لگے تو سالک کو چاہیے کہ وہ ان خطروں کو دور کرے۔ یہ خطرات اس طرح دور ہوں گے کہ اپنے بائیں طرف غصہ سے تھوک دے اور یہ سوچے کہ مَیں نے شیطان کے منہ پر تھوکا اور وہ ملعون میرے تھوکنے سے اپنے چیلے چانٹوں کو لے کر بھاگ گیا۔اس کے بعد جس ذکر یا شغل میں مصروف تھا اسی میں مصروف ہو جائے۔ جب پھر شیطان بہکانے کی کوشش کرے تو تین گہری سانسیں لے اور پھر دونوں نتھنوں سے ناک سنکنے کی طرح سانس باہر نکالے گویا دماغ سے گندگی نکل گئی اور یہ تصور کرے کہ مَیں نے خطرے اور شک وشبہ کو دماغ سے باہر نکال پھینکا اور جو ذکر و شغل مَیں کر رہا تھا اس کے علاوہ میرے دماغ میں کوئی دوسری بات نہیں رہی۔ پھر وہ پوری لگن کے ساتھ اپنے کام میں لگ جائے۔ اگر اب بھی کوئی ڈر یا اندیشہ پیدا ہو تو پوری قوت کے ساتھ تین مرتبہ ذکر نفی و اثبات کرے یعنی پوری طاقت سے لَااِلٰہ کہنے کے بعد دل پر الا اللّٰہ کی ضرب لگائے اور اپنے کام میں مصروف ہو جائے۔اب اگر خدا نے چاہا تو جب تک اس جلسے میں رہے گا خوف، خطرے، وہم سے محفوظ رہے گا۔ان اصولوں پر جب بھی ضرورت پڑے عمل کرنا چاہیے کیونکہ مرشدان کرام کا یہی حکم ہے اور مریدین کو اس سے فائدہ ہوا ہے۔

ذکر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے کعبے کی طرف منہ کر کے دوزانو یا چارزانو بیٹھے اور اپنے حواس مجتمع کر کے ایک بار آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اور اپنے آپ کو حصار میں بند کر لے اور اپنی نظر اپنے اعضا کے علاوہ اِدھر اُدھر نہ ڈالے۔ اپنے قلب کو مخلوق سے غافل کر کے ساری توجہ حق تعالیٰ کی جانب لگائے یعنی صرف یہ خیال کرے کہ مَیں جو ذکر کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ اپنی تمام بے مثالی کے ساتھ میری طرف متوجہ ہے اور اپنی صفت سمیع سے

میرا ذکر سن رہا ہے اور صفت بصیر سے دیکھ رہا ہے۔ میرے لیے ضروری ہے کہ اس وقت اللہ کے سوا کسی کی طرف توجہ نہ کروں۔ میری طرف جو توجہ الٰہی ہو رہی ہے اس کی نوازش سے انوارِ رحمت میرے سر سے پاؤں تک جاری ہے اور میرے بدن میں بھی انوارِ الٰہی جاری ہیں۔ یہ کیفیت اتنی شدت کے ساتھ طاری ہو کہ اُعْبُدِاللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہ (۵۰) کی تفسیر بن جائے۔ اسی طریقے سے اس عبادت میں اتنی عمر گزار دے کہ آیۂ کریمہ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یاتِیَکَ الْیَقِیْن

جو سالک ان باتوں پر پابندی سے عمل کرے گا، وہ ان شاء اللہ تعالیٰ بزرگانِ دین متین کی ارواح کریمہ کی برکت سے فیض یاب ہوگا اور مرتبۂ شریعت سے مرتبۂ طریقت پر پہنچ جائے گا اور اپنے سوالوں کو فرشتوں کے جواب سے دریافت کر لے گا۔ ان دونوں مرتبوں کو حاصل کرنے والا مرتبۂ علم الیقین (۵۱) اور مرتبۂ عین الیقین (۵۲) بھی حاصل کرے گا۔ اس کے بعد مرتبۂ حقیقت (۵۳) اور مرتبۂ معرفت (۵۴) تک پہنچنے کے لیے مرشد کی خدمت میں حاضری ضروری ہے کہ حاضر رہنے سے ہی رای الیقین اور حق الیقین (۵۵) تک پہنچنا ممکن ہے۔

وھو الموفق وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه مُحَمّد افضل المرسلین و خاتم النبیین وعلی آله واصحابه واھل بیته وازواجه وذریاته واحبائه واتباعه اجمعین وسلم تسلیماً کثیرًا کثیرًا برحمتك یا ارحم الراحمین

☆☆☆

۵۰۔ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔

۵۱۔ کسی بات یا کسی چیز پر بغیر دیکھے پختہ یقین رکھنا۔ اصطلاح تصوف میں وہ یقینی علم جو صرف دلائل اور براہین سے حاصل کیا گیا ہو، یہ یقین کی اعلیٰ ترین قسم ہے۔

۵۲۔ کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد یقین کرنا۔ اصطلاحِ تصوف میں جب کوئی بات مشاہدے میں آ جائے تو عین الیقین کی حد کو پہنچ جاتی ہے۔

۵۳۔ لغوی معنی اصلیت، ماہیت۔ اصطلاح تصوف میں حقیقت کی تشریح یوں کی گئی ہے ظہور ذات حق بلا حجاب تعینات۔

۵۴۔ خدا شناسی۔

۵۵۔ لغوی معنی کسی چیز میں داخل ہو جانا یا خود وہ چیز بن جانا یا اس میں محو ہو جانا۔ اصطلاح تصوف میں مقام احدیت کو حق الیقین کہا جاتا ہے۔

کتابیات

جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا وہ درج ذیل ہیں:

۱۔	قرآن عظیم	
۲۔	آثار احمدی	حکیم عنایت حسین
۳۔	آئین احمدی	سید آل احمد اچھے میاں
۴۔	اخبار المارہرہ	چودھری بہاء الدین حسین
۵۔	اصح التواریخ	سید اولاد رسول محمد میاں
۶۔	برکات مارہرہ	سید مصطفیٰ حیدر حسن
۷۔	پوتھی	شاہ گدا
۸۔	تصوف اسلام اور اس کی تاریخ	ڈاکٹر شکیل احمد صدیقی
۹۔	حدائق بخشش	امام احمد رضا
۱۰۔	خاندان برکات	شاہ اولاد رسول محمد میاں
۱۱۔	سراج العوارف فی الوصایا والمعارف ترجمہ	سید ابوالحسین احمد نوری
۱۲۔	سر دلبراں	سید محمد ذوقی
۱۳۔	فرہنگ آصفیہ	مولوی سید احمد
۱۴۔	فیروز اللغات	مولوی فیروز الدین
۱۵۔	مصطفیٰ سے آل مصطفیٰ تک	سید آل رسول حسنین
۱۶۔	مدائح حضور نور	مولوی غلام شبر قادری نوری

☆☆☆

بسلسلۂ جشن دو صد سالہ حضور شمس مارہرہ

تاج الفحول اکیڈمی بدایوں شریف کی

ایک اہم پیش کش

شمس مارہرہ ابوالفضل آل احمد **حضور اچھے میاں** مارہروی قدس سرہٗ کی

مکمل ، مفصل اور قدیم ترین سوانح عمری

تنبیہ المخلوق

(سنہ تالیف ۱۲۷۴ھ)

از

جناب مولوی مجاہدالدین ذاکر بدایونی (متوفی: ۱۳۳۴ھ)

(مرید وخلیفہ خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ)

ترتیب وتحقیق

مولانا اسیدالحق قادری بدایونی

۱۶۲/ برس پرانی یہ کتاب اب تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہوئی، اس کے قلمی نسخے کا عکس کتب خانۂ قادریہ بدایوں شریف میں محفوظ ہے۔ تاج الفحول اکیڈمی پہلی بار اس کی اشاعت کا اہتمام کررہی ہے۔ یہ کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے، پہلے باب میں نسب نامہ اور تمام سلاسل قدیمہ وجدیدہ کے شجرے نثر ونظم میں نقل کیے گئے ہیں، نیز حضور شمس مارہرہ کے معمولات شب و روز کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں ۶۱/ واقعات کرامات وکمالات کا ذکر ہے۔ تیسرے باب میں ۵۹ تصرفات اور اہم واقعات ذکر کیے گئے ہیں۔

ان شاء اللہ بہت جلد منظر عام پر آرہی ہے

☆☆☆

بعض مطبوعات تاج الفحول اکیڈمی بدایوں

۱	**احقاق حق**	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۲	**عقیدۂ شفاعت**(اردو، ہندی، گجراتی)	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۳	**اختلافی مسائل پر تاریخی فتوٰی**	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۴	**اکمال فی بحث شد الرحال**	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۵	**فصل الخطاب**	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۶	**حرزمعظم**	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۷	**مولود منظوم مع انتخاب نعت ومناقب**	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۸	**شوارق صمدیه ترجمه بوارق محمدیه**	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۹	**تبکیت النجدی**	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۱۰	**شمس الایمان**	مولانا محی الدین قادری بدایونی
۱۱	**تحقیق التراویح**	نورالعارفین سید شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی
۱۲	**الکلام السدید**	تاج الفحول مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی
۱۳	**رد روافض**	تاج الفحول مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی
۱۴	**سنت مصافحه**	تاج الفحول مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی
۱۵	**احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام**	تاج الفحول مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی
۱۶	**تبعید الشیاطین**	حافظ بخاری مولانا شاہ عبدالصمد سہسوانی
۱۷	**مردے سنتے ہیں؟**	مولانا عبدالقیوم شہید قادری بدایونی
۱۸	**مضامین شهید**	مولانا عبدالقیوم شہید قادری بدایونی
۱۹	**ملت اسلامیه کا ماضی حال مستقبل**	مولانا عبدالقیوم شہید قادری بدایونی
۲۰	**عرس کی شرعی حیثیت**	مولانا عبدالماجد قادری بدایونی
۲۱	**فلاح دارین**(اردو، ہندی، انگلش)	مولانا عبدالماجد قادری بدایونی
۲۲	**نگارشات محب احمد**	علامہ محبّ احمد قادری بدایونی
۲۳	**عظمت غوث اعظم**	علامہ محبّ احمد قادری بدایونی
۲۴	**شارحة الصدور**	مفتی حبیب الرحمٰن قادری بدایونی

۲۵	**تذکرۂ نوری** (حصہ اول ودوم)	مولانا قاضی غلام شبر قادری بدایونی
۲٦	**احکام قبور**	مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی
۲۷	**اکمل التاریخ** (حصہ اول ودوم)	مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی
۲۸	**خطبات صدارت**	عاشق الرسول مولانا عبدالقدیر قادری بدایونی
۲۹	**مثنوی غوثیہ**	عاشق الرسول مولانا عبدالقدیر قادری بدایونی
۳۰	**عقائد اہل سنت** (اردو، ہندی)	مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی
۳۱	**دعوت عمل** (اردو، انگلش، ہندی، مراٹھی، گجراتی)	مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی
۳۲	**فلسفہ عبادات اسلامی**	مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی
۳۳	**مختصر سیرت خیر البشر**	مولانا محمد عبدالہادی القادری بدایونی
۳۴	**احوال ومقامات**	مولانا محمد عبدالہادی القادری بدایونی
۳۵	**خمیازۂ حیات** (مجموعۂ کلام)	مولانا محمد عبدالہادی القادری بدایونی
۳٦	**باقیات ہادی**	مولانا محمد عبدالہادی القادری بدایونی
۳۷	**مدینے میں** (مجموعۂ کلام)	حضرت شیخ عبدالحمید محمد سالم قادری بدایونی
۳۸	**احادیث قدسیہ** (اردو، انگلش، گجراتی)	مولانا اسید الحق قادری بدایونی
۳۹	**تذکرۂ ماجد**	مولانا اسید الحق قادری بدایونی
۴۰	**خامہ تلاشی** (تنقیدی مضامین)	مولانا اسید الحق قادری بدایونی
۴۱	**تحقیق وتفہیم** (تحقیقی مضامین)	مولانا اسید الحق قادری بدایونی
۴۲	**عربی محاورات** مع ترجمہ وتعبیرات	مولانا اسید الحق قادری بدایونی
۴۳	**اسلام: ایک تعارف** (ہندی، انگلش، مراٹھی)	مولانا اسید الحق قادری بدایونی
۴۴	خیرآبادی سلسلہ علم وفضل کے احوال وآثار **خیرآبادیات**	مولانا اسید الحق قادری بدایونی
۴۵	**قرآن کریم کی سائنسی تفسیر**	مولانا اسید الحق قادری بدایونی
۴٦	**مفتی لطف بدایونی**: شخصیت اور شاعری	مولانا اسید الحق قادری بدایونی
۴۷	**حدیث افتراق امت** تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں	مولانا اسید الحق قادری بدایونی
۴۸	**طوالع الانوار** (تذکرۂ فضل رسول)	مولانا انوار الحق عثمانی بدایونی
۴۹	**اسلام میں محبت الٰہی کا تصور**	مولانا دلشاد احمد قادری